## 9446 ـ تین برس تك غسل جنابت كیے بغیر ہی نماز ادا كرتا رہا

### سوال

جب میں بالغ ہوا اور مجھے احتلام ہونے لگا تو مجھے غسل فرض ہونے كا علم نہیں تھا، چنانچہ میں تین برس تك اسی حالت میں رہا، اور تین برس كے بعد مجھے غسل فرض ہونے كا علم ہوا، میرا سوال یہ ہے كہ:
اس مدت كے درمیان بغیر غسل كیے ادا كردہ نمازوں كا مجھے كیا كرنا ہو گا، كیا میرے ذمہ ان كی قضاء ہے یا نہیں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب بھی آپ اپنے لباس پر منی لگی ہوئی پائیں تو آپ كے لیے غسل كرنا واجب ہو گا، چاہے آپ كو احتلام یاد نہ بھی ہو، اس لیے جب مسلمان نیند سے بیدار ہو اور اپنے لباس یا جسم یا ران وغیرہ پر نمی كے آثار پائے تو اس پر غسل كرنا واجب ہے، چاہے اسے یاد نہ بھی ہو كہ اسے نیند میں احتلام ہوا ہے اس كے لیے غسل كرنا ضروری ہے، كیونكہ منی كے نكلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے اسے نیند میں احتلام یاد ہو یا نہ.

لیكن اگر اسے نیند میں احتلام ہونا یاد ہو اور اس سے كوئی چیز خارج نہ ہوئی ہو، مثلا اگر آپ یہ كہیں كہ مجھے نیند میں احتلام ہوا تھا وہ اس طرح كہ كسی عورت كے ساتھ نیند میں جماع كیا، لیكن بیدار ہونے كے بعد آپ كو منی كے كوئی آثار نہ ملے نہ تو لباس میں اور نہ ہی بدن پر اور نہ ہی سونے والی جگہ پر تو كیا پھر بھی غسل واجب ہو گا ؟

اس كا جواب یہ ہے كہ جب منی كے آثار نہیں ہیں تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہو گا، اگرچہ آپ نے خواب دیكھا ہو، كیونكہ غسل تو منی خارج ہونے كی صورت میں واجب ہوتا ہے.

لیكن آپ كا یہ كہنا كہ آپ تین برس تك غسل جنابت كیے بغیر ہی نمازیں ادا كرتے رہے ہیں، اس سلسلہ میں آپ اور آپ جیسے افراد پر واجب ہے كہ اس كے متعلق آپ كسی سے پوچھ لیتے، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا ارشاد ہے:

اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے دریافت كر لیا كروالنحل ( 43 )

اللہ تعالی كے ہاں آپ معذور نہیں اور نہ ہی آپ كے پاس كوئی عذر ہے كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ كو صحت و عافیت سے نواز ركھا ہے، اور آپ كو صحت بھی دی ہے، اور آپ كو حكم دیا ہے كہ آپ اہل علم سے سوال كریں اس

لیے آپ کے لیے بغیر علم کے جہالت میں ہی اللہ تعالی کی عبادت کرنی جائز نہیں، کیونکہ جہالت و گمراہی میں رہ کر عبادت کرنا تو عیسائیوں کا طریقہ ہے.

کیا آپ نے سورۃ الفاتحہ کا مطالعہ نہیں کیا، اور کیا آپ روزانہ نماز میں یہ آیت نہیں پڑھتے:

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين الفاتحة ( 6 ـ 7 ).

اے اللہ ہمیں صراط مستقیم دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ دکھانا.

چنانچہ یہاں مغضوب علیھم یعنی جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا اس سے مراد یہودی ہیں جن کے پاس علم تو تھا لیکن وہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے، اور الضالین یعنی گمراہوں سے مراد عیسائي ہیں، جو جہالت اور گمراہی کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے.

چنانچہ مسلمان شخص بھی جب ایسی طرح جہالت اور گمراہی میں رہ کر عبادت کرے گا تو وہ گمراہوں میں سے ہے.

بعض علماء کرام کا کہنا ہے: ہمارے علماء میں سے جو بھی فاسد اور خراب ہو جائے اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے، اور ہماری عابد لوگوں میں سے جو کوئی بھی گمراہ و فاسد اور خراب ہو جائے اس میں عیسائیوں کی مشابہت پائی جاتی ہے.

آپ کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے کثرت سے نوافل ادا کرنے چاہیں، بلکہ بعض علماء کرام تو آپ پر ان تین برس کی نمازوں کی قضاء لازم قرار دیتے ہیں، لیکن جب یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر ہوا اور ان نمازوں کی تعداد بھی زیادہ ہے تو مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن آپ اس کمی کو دور کرنے کے لیے کثرت سے نوافل کی ادائیگی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر قضاء کرنی ممکن ہو تو ہرحال میں یہ متعین ہے، اور اگر آپ چاہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل ادا کریں، جیسا کہ اہل علم نے اس اختلافی مسئلہ میں جمع اور تطبیق کرتے ہوئے کہا ہے.

واللہ اعلم .